REGD. L. No. 5254 (25)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۱۱ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۵ شوال ۱۳۶۷ھ | ۱۱ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸۱

ضلع منٹگمری کے کیمپوں میں پناہ گزینوں کا داخلہ بند کر دیا گیا

لاہور ۱۰ اگست۔ منٹگمری کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کے لئے ضلع کے کسی پناہ گزینوں کے کیمپ میں داخل ہونے کی غرض سے پناہ گزینوں کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ البتہ وہ ریفیوجی کمشنر کا یا اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کا پرمٹ لے کر داخل ہو سکتے ہیں۔ جن میں وہ اس وقت مقیم ہوں۔ اس وقت پناہ گزین کافی تعداد میں ضلع میں پہنچ رہے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ اس سے امن عامہ میں خلل واقع ہو۔ منٹگمری کے کیمپوں میں اس وقت بالکل گنجائش نہیں۔ حکومت نے فالتو افراد کے لئے واہ کیمپ میں اور دوسرے مقامات پر انتظام کر دیا ہے۔

دفاتر مغربی پنجاب کے اوقات میں تبدیلی

لاہور ۱۰ اگست۔ ۱۱ اگست ۱۹۴۸ء سے مغربی پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں پھر ۱۰ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک کام ہوا کرے گا۔

عید الفطر کی مبارک تقریب پر باہمی تعاون و اشتراک کا پُر خلوص پیغام

اسلامی ممالک کے طلباء کے نام احمدی طلباء کا تار

لاہور ۱۰ اگست۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی طرف سے عید الفطر کی تقریب کے موقعہ پر پاکستان میں افغانستان، ایران اور مصر کے سفراء کے نام حسب ذیل پیغام عید بذریعہ تار ارسال کیا گیا۔

"احمدی طلباء آپ کو اور آپ کے ملک کے طلباء کی برادری کو عید الفطر کے مقدس تہوار کے موقعہ پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ دنیائے اسلام کی سیاسی اور روحانی نشاۃ ثانیہ کے اس اہم ترین دور میں دونوں ملکوں کے طلباء باہمی تعاون و اشتراک کا عملی ثبوت پیش کرتے رہیں گے۔"

ہند پارلیمنٹ میں حیدر آباد کے متعلق قرطاس ابیض پیش کر دیا گیا

سردار پٹیل کی تہدید آمیز تقریر

نئی دہلی ۱۰ اگست آج ہندوستان کی پارلیمنٹ میں مسئلہ حیدر آباد کے متعلق ایک قرطاس ابیض پیش کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر سردار پٹیل نے تقریر کرتے کہا۔ حیدر آباد کے مسئلہ کا واحد حل یہی ہے کہ وہ دیگر ریاستوں کی طرح انڈین یونین میں شامل ہو جائے اور ریاست میں جمہوری اصولوں پر ایک ذمہ وار حکومت قائم کر دی جائے۔ برطانیہ کے عہد حکومت میں بھی حیدر آباد کی حیثیت دیگر ریاستوں سے مختلف نہ تھی۔ اسلئے اب بھی اس سے کوئی ترجیحی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ سردار پٹیل نے کہا ہندوستان کی حدود میں ایک اور آزاد حکومت کا وجود نہ صرف ہمارے لئے بلکہ دنیا بھر کے امن کیلئے ایک مستقل خطرہ ہے ریاست کی اندرونی حالت رضاکاروں کی سرگرمیوں کی وجہ سے سخت تشویشناک ہے ہم احتیاط کے ساتھ صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں آخر میں سردار پٹیل نے کہا میں ایوان کو چند ایک قطعی باتیں بھی بتاتا لیکن سردست ان کا اظہار مفاد عامہ کیخلاف ہے

برطانیہ اور ہندوستان کی طرف سے تقسیم کشمیر کی کوششیں

مسلمانان کشمیر اس پر ہرگز رضامند نہ ہونگے

لاہور ۱۰ اگست۔ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کو تقسیم کرنیکی سکیم انگریز سیاستدانوں کے دماغ میں پہلے سے موجود تھی۔ اس کے خاص محرک ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن تھے ایکدفعہ یہ سکیم لارڈ موصوف نے پاکستان کے سامنے پیش کی تھی لیکن زعمائے پاکستان و آزاد کشمیر گورنمنٹ نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ چونکہ سردار پٹیل و پنڈت نہرو کہتے تھے کہ وہ آزاد افواج کو چند دنوں میں ہی شکست دے سکینگے اسلئے یہ سکیم پس پشت ڈال دی گئی لیکن اب جبکہ آزاد افواج نے ہندوستانی افواج کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں وہ تقسیم کی سکیم پر رضامند معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ سکیم از حد مضر ہے اور اہل کشمیر و جموں اس پر رضامند نہیں ہونگے تقسیم پنجاب کے بھیانک نتائج ان کے سامنے ہیں۔

(آزاد کشمیر پبلسٹی آفس)

ساڑھے سات لاکھ یہودیوں کو فلسطین بسایا جائے گا

تیس ہزار یہودی باہر سے فلسطین آ چکے ہیں

تل ابیب ۱۰ اگست۔ یہودی پناہ گزینوں کو بسانے والی ایجنسی کے ڈائرکٹر نے ایک بیان میں بتایا کہ اسرائیلی حکومت کے قیام کے بعد اب تک کم و بیش ۳۰ ہزار یہودی اپنا وطن تبدیل کر کے فلسطین آ چکے ہیں ہر ماہ دس ہزار یہودی فلسطین آباد کئے جائینگے یورپ کے مختلف ممالک میں اس وقت ساڑھے سات لاکھ بے خانماں یہودی موجود ہیں۔ جنہیں بتدریج فلسطین لایا جائے گا۔

— مدراس ۱۰ اگست انڈیا مسلم لیگ کے لیڈر مسٹر محمد اسماعیل نے ایک بیان میں ملک کی مسلم لیگوں سے اپیل کی ہے کہ ۱۵ اگست کو ہندوستان کی آزادی کی پہلی سالگرہ منائیں۔

کشمیر کمیشن کی ہراول پارٹی جمعرات کو آزاد کشمیر روانہ ہو جائیگی

کراچی ۱۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کو کشمیر کمیشن کی ہراول پارٹی آزاد کشمیر کا فوجی جائزہ لینے کیلئے روانہ ہو جائیگی پارٹی انہیں دو ممبروں پر مشتمل ہوگی جو اس سے پہلے کشمیر کے ہندوستانی علاقہ کا دورہ کر چکے ہیں۔

دریائے سندھ میں سیلاب آگیا

سکھر شہر کو نقصان

سکھر ۱۰ اگست۔ سکھر کے نزدیک دریائے سندھ میں سیلاب آگیا ہے جس کی وجہ سے سکھر شہر کے کچھ حصہ کو بھی نقصان پہنچا ہے دریا کا پانی متواتر بڑھ رہا ہے۔

مہاراجہ بڑودہ سے تخت سے دستبردار ہونے کا مطالبہ

بڑودہ اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد

بڑودہ ۱۰ اگست۔ ریاست بڑودہ کی لیجسلیٹو اسمبلی نے کل اپنے اجلاس میں یہ قرارداد کثرت رائے سے پاس کر دی کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ کو اپنے لڑکے کے حق میں تخت سے دستبردار ہو جانا چاہیئے۔

قرارداد میں حکومت ہند سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ ریاست کے معاملات میں دخل دے اور اس سلسلے میں ایک ریجنسی کونسل کا قیام عمل میں لائے۔ اسمبلی کے ۵۹ ممبروں میں سے ۳۸ نے قرارداد کے حق میں رائے دی۔

فرانس کا اقتصادی بحران دور کرنے کا بل

پیرس ۱۰ اگست۔ فرانس کی قومی اسمبلی میں وزیر خزانہ نے ایک بل پیش کیا۔ جو فرانس کا اقتصادی بحران دور کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ وزیر خزانہ نے یہ بل پیش کرتے ہوئے کہا۔ اگر اسے پاس نہ کیا گیا تو میں وزارت سے مستعفی ہو جاؤنگا بل کی پہلی دفعہ پاس ہو گئی ہے تین دفعات مالی کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی نے جو بل کی مخالف ہے پچاس سے زائد ترامیم پیش کی ہیں۔

تخفیف اسلحہ کیلئے تین ضروری شرائط

لیک سکسس ۱۰ اگست۔ برطانوی نمائندہ نے یو۔ این۔ او کے تخفیف اسلحہ کمیشن کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا تخفیف اسلحہ کی سکیم صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ یہ تین شرائط پوری کی جائیں (۱) جاپان اور جرمنی کے ساتھ صلح کے سمجھوتے طے کئے جائیں (۲) امن عالم کے قیام کے لئے یو۔ این۔ او کی نگرانی میں ایک بین الاقوامی فوج کی تشکیل کی جائے۔ (۳) اٹامک طاقت پر بین الاقوامی کنٹرول رکھا جائے۔

دونوں ملکوں کی کانفرنس ملتوی ہو گئی

نئی دہلی ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کی کانفرنس جو ۱۲ اگست کو نئی دہلی میں اسلئے ہو رہی تھی کہ کلکتہ اور کراچی کے معاہدوں کو عملی جامہ پہنانے پر غور و خوض کیا جائے اب غیر معینہ عرصہ کیلئے ملتوی کر دی گئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے حالات میں جبکہ دونوں ملکوں میں جنگ کی صورت عملاً جاری ہے دونوں ملکوں کی کانفرنس کا انعقاد بے معنی ہے۔

حیدر آباد کے پولیس افسروں کا قتل

حیدر آباد ۱۰ اگست حکومت نظام نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ ضلع بیدر میں ۲۵ جولائی کے سیاسی دہشت پسندوں نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر عثمان ایک سپرنٹنڈنٹ اور تین کانسٹیبلوں کو قتل کر دیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا

الفضل روزنامہ
۱۱ اگست ۱۹۴۸ء

فلسطین

فلسطین میں عربوں نے سب سے بڑی غلطی جو کی ہے۔ وہ یو۔ این۔ او کی تحریک پر اول مرتبہ عارضی صلح کو منظور کرنا ہے انہیں سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ یو این او ہی نے تو تقسیم فلسطین کی تجویز پاس کی ہے اور چونکہ اس کے پاس اپنے فیصلہ کو منوانے کے لئے کوئی فوجی طاقت نہیں ہے۔ اس لئے وہ اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے ناقابل ہے۔ اور اس کے لئے وہ ضرور کوئی ایسا راستہ نکالے گی جس سے اس کے فیصلہ کی تکمیل بھی ہو جائے۔ اور اس پر الزام بھی نہ آئے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہی مغربی اقوام جنہوں نے زور دے کر یو۔ این او سے تقسیم کی تجویز پاس کرائی تھی یہودیوں کی پشت پناہ بنی ہوئی ہیں۔ اور انہوں نے عارضی صلح کا ڈھونگ محض اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ جو کام وہ براہ راست علی الاعلان نہیں دے سکتی تھیں۔ اس طرح ہیر پھیر سے سر انجام دے سکیں۔ فلسطین سے برطانیہ کے انخلاء کے وقت ان قوموں کا خیال تھا کہ یہودی اتنی طاقت رکھتے ہیں۔ کہ وہ اسرائیلی حکومت، کو عربوں کے علی الرغم قائم کر سکیں گے لیکن جب جنگ میں یہودیوں کا ناطقہ بند ہؤا۔ اور عربوں کی متحدہ یورش سے ان کے ملیا میٹ ہو جانے کا خطرہ محسوس ہؤا۔ تو ان ستم ظریف اقوام نے اپنی امیدوں پر پانی پھرتا ہؤا دیکھ کر عارضی صلح کی چال چلی۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ کہاں تو یہودی چاروں طرف سے گھرے ہوئے تباہی کے کنارے جا لگے تھے اور کہاں اب وہ اتنی طاقت حاصل کر چکے ہیں۔ کہ عربوں کو اسرائیلی ریاست کا اصول ماننے کے لئے شرائط پیش کر رہے ہیں۔

یو این او کے صدر سے لے کر ثالث تک تمام کا تمام جتھہ عربوں کے خلاف سازش میں حصہ دار ہے۔ اور یہ ثالثی بندر بانٹ سے بھی بدتر ثابت ہو رہی ہے۔ جس طرح دو شخصوں کی لڑائی میں لڑائی مٹانے کے بہانے سے ایک کے ہاتھ پکڑ لئے جائیں اور دوسرے کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ کہ وہ جکڑے ہوئے کو زدوکوب کر لے۔ اسی طرح عربوں اور یہودیوں کے درمیان عارضی صلح میں ہو رہا ہے۔ عربوں پر تو ثالث نے سنگین پہرہ بٹھا رکھا ہے۔ لیکن یہودیوں کو بدعنوانیاں کئے جانے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اور ساتھ ساتھ اپنی منصفانہ ثالثی کے مظاہرہ کے لئے شور برپا کیا جا رہا ہے۔ کہ یہودی عارضی صلح کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی خلاف ورزیوں کے سد باب کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا جاتا۔

خبر ہے کہ یہودیوں کی خفیہ اور زیر زمین دو جماعت نے بھی اسرائیل کی اطاعت منظور کر لی ہے۔ گویا کہ پہلے وہ اسرائیلی حکومت کے خلاف تھے۔ اس خبر کا اگر کوئی مطلب ہو سکتا ہے۔ تو وہ یہی ہے کہ عارضی صلح کا ہتھیار کامیاب ہو گیا ہے۔ اور جو اقوام اسرائیلی ریاست کے قیام کی آرزومند ہیں۔ ان کی آرزوئیں پورا ہوتے کے یقینی آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان کی چال ایسے نقطہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ عربوں کو چار و ناچار اسرائیلی ریاست کا وجود تسلیم ہی کرنا پڑے گا۔ اور اب دہشت انگیز طریقوں کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہی۔ بلکہ حکمت عملی سے کام لینے کا وقت آن پہنچا ہے۔

جس انداز سے فلسطین کا قضیہ طے ہو رہا ہے اور جو صورت وہ اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس سے یہی محسوس ہوتا ہے۔ کہ مغربی اقوام کی چلی ہوئی یہ چال کامیابی کی منزل پر پہنچنے ہی والی ہے۔ عربوں نے اول مرتبہ عارضی صلح منظور کر کے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔ اس پر درست افسوس بیٹھے کا یہ وقت نہیں ہے۔ بلکہ عربوں کے اہل الرائے بہ دو کے سوچنے کا وقت ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ان کالموں میں ذکر کیا ہے۔ اور قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی اپنے بیان میں فرمایا ہے۔ اس وقت مسلمان اقوام کے سامنے تین اسلامی ممالک کے خطرناک مرحلے ہیں۔ کشمیر انڈونیشیا اور فلسطین۔ ان تینوں کا حل کرنا تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے۔ اسلامی ممالک کی آزادی اور اس کے استحکام کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ ان ممالک کو دشمنان اسلام کے نرغہ سے بچایا جائے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تمام اسلامی ممالک اپنے ذرا ذرا سے فوائد کو نظر انداز کر کے ایک متحدہ سیاسی محاذ نہ بنائیں اس متحدہ محاذ کی غرض دوسری اقوام کے حقوق پر چھاپہ مارنا یا مغربی اقوام کی طرح کمزور قوموں کی لوٹ نہیں۔ بلکہ اسلامی ممالک کا دوسری بے انصاف حریص قوموں سے استخلاص ہونی چاہیئے۔

اُردو

کانگریس نے اردو کی مخالفت کے لئے منصوبہ بانی

زبانوں کی ترقی کا اصول گھڑا تھا۔ اور اس نے یہ مہم اس نیت سے شروع کی تھی۔ کہ اردو کی ترقی کو ہندوستان میں معطل کیا جائے۔ جو اردو زبان اپنی ذاتی خصوصیات کی وجہ سے تمام ملک میں پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ بلکہ ملک سے باہر فتح حاصل کر رہی تھی۔ اور بعض متعصب طبیعتوں میں یہ خوف جاگزیں ہو گیا تھا کہ جنوبی ایشیا کی اردو لنگوا فرینکا نہ کہیں بن جائے۔

کانگرسیوں کو اس سے محض اس لئے بیر ہو گیا تھا۔ کہ اس میں چند عربی فارسی کے الفاظ بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور جو زبان مقبول عام ہو رہی تھی۔ اس میں مسلمانوں کا حصہ نمایاں نظر آ رہا تھا۔ کانگرسی چاہتے تھے کہ ہندوستان میں ایسی زبان رواج پائے۔ جس میں اسلامی نشانات موجود نہ ہوں۔ چونکہ انگریزوں کے عہد میں کانگرسیوں کی یہ طاقت نہیں تھی۔ کہ اس مقبول عام زبان کے راستے مسدود کریں۔ اس لئے انہوں نے صوبائی یا علاقائی زبانوں کا اصول تراشا تھا۔ یعنی بنگال میں بنگالی پنجاب میں پنجابی وعلیٰ ہذا القیاس۔ ہندوستان میں سینکڑوں زبانیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اردو سب کو دبائے چلی جاتی تھی۔ اس لئے اس کا قلع قمع اسی طرح ہو سکتا تھا۔ کہ مقامی بولیوں کی حمایت کی جائے اس سے ان کا مطلب مقامی بولیوں کو تقویت پہنچانا نہیں تھا۔ بلکہ اردو کو منڈی سے باہر کرنا تھا۔ ان کا خیال تھا۔ کہ بعد میں اردو کی جگہ سنسکرت ہندی کو عروج پر پہنچایا جائے گا۔

یہ چال بہت حد تک کامیاب تو ضرور ہوگئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ بہت سی خرابیاں بھی لازماً پیدا ہو گئی ہیں۔ اب مختلف علاقے اور صوبے اپنی اپنی زبان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور یہ براہ راست نتیجہ ہے اس پروپیگنڈہ کا جو کانگرس مقامی زبانوں کے حق میں کرتی چلی آئی ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ کا پنجابی صوبہ کا مطالبہ براہ راست اسی لسانی اصول تفرق و تشتت کی پیداوار ہے کانگرسی حکومت تمام مشرقی پنجاب میں سنسکرتی ہندی کو رواج دینا چاہتی ہے۔ لیکن ماسٹر تارا سنگھ پنجابی پر زور دے رہے ہیں اس کے علاوہ دوسرے لسانی علاقے بھی زبان کی بناء پر الگ الگ ہونے کی بنیاد پختہ کر رہے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہندوستان کسی طرح لسانی اختلاف کی بناء پر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نہ رہ جائے۔

اگر اردو کے طبعی راستہ میں روکیں نہ ڈالی جاتیں۔ تو یقین کیا جا سکتا تھا۔ کہ کسی دن ہندوستان میں وحدت زبان کی وجہ سے قومی اتحاد قائم ہو جاتا اور ہندوستان کے ٹکڑوں میں بٹ جانے کا جو اب خدشہ ہے وہ نہ رہتا۔

غیر منتخب شدہ واقفین زندگی توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہوا ہے۔ کہ غیر منتخب شدہ واقفین زندگی ہر تین ماہ کے بعد اپنے موجودہ پتوں سے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمایا کریں۔ کچھ عرصہ سے واقفین اس طرف بہت ہی کم توجہ دے رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ بعض اوقات وہ خدمت سلسلہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لہذا بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے فارم معاہدہ وقف زندگی پُر کیا ہوا ہو۔ اور ان کو ان کے مناسب حال کام نہ ہونے کی وجہ سے تا حال نہ بلایا گیا ہو۔ ہر تین ماہ کے بعد بلا استثناء اپنے موجودہ پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دے دیا کریں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

درخواست دُعا:۔ میرے شوہر مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی کوئٹہ میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب

میرے دعا والے مضمون کا تتمہ

صحابہ کو بھی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

چند دن ہوئے میں نے "ہماری روزانہ دعائیں" کے عنوان کے ماتحت ایک مضمون لکھ کر الفضل میں شائع کروایا تھا۔ اور اس مضمون میں منجملہ دیگر امور کے وہ گیارہ عدد دعائیں بھی نوٹ کی تھیں۔ جو میرے خیال میں آجکل ہر احمدی کی وردِ زبان ہونی چاہئیں۔ مگر افسوس ہے کہ میں ان دعاؤں میں ایک اہم دعا کا ذکر کرنا بھول گیا۔ یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی درازیٔ عمر اور افاضۂ روحانی سے تعلق رکھتی ہے۔ صحابہ کی مقدس جماعت دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اور گزشتہ سال تو اس میں خصوصیت کے ساتھ زیادہ نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حافظ حامد علی صاحب۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ میاں عبداللہ صاحب سنوری وغیرہم بہت سے قیمتی وجود ہیں۔ جو صحابہ کی مقدس جماعت میں سے ہیں گزشتہ سال کے دوران میں یا اس زمانہ کے قریب قریب داغ جدائی دے گئے۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ان میں سے کئی ایک کی وفات میں قادیان کی جدائی کے صدمہ کا بھی دخل تھا۔

پس ایک طرف صحابہ کی غیر معمولی برکات اور دوسری طرف ان کی دن بدن گھٹتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی درازیٔ عمر اور ان کے افاضۂ روحانی کی توسیع کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مبارک جماعت کو تادیر سلامت رکھے۔ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ ہمیں ان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔ اور قادیان کی بحالی تک ان کے بیشتر حصہ کو زندہ رکھے۔ کیونکہ اس خوشی سے حصہ پانے کے سب سے زیادہ حقدار وہی ہیں۔ واضح ہو۔ دراصل یہ وہ مقدس گروہ ہے جو اگر اپنے مونہہ سے کچھ بھی نہ بولے۔ تو پھر بھی ایک زبردست مقناطیس کی طرح محض اپنے وجود میں ہی روحانی برکات کے انتشار کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسے عظیم الشان مقناطیس سے براہ راست اثر حاصل کیا ہے۔ جس کے روحانی افاضات عالمگیر اور دائمی رنگ رکھتے ہیں۔ اور ناممکن ہے کہ کوئی شخص

سے محروم رہے۔ وقال اللہ تعالیٰ اولٰئک قوم لا یشقیٰ جلیسھم فتبارک من علّم وتعلّم یہ لوگ ان آسمانی ستاروں کا حکم رکھتے ہیں۔ جو روحانی سورج کے گرد چکر کھانے کے لئے ازل سے مقدر ہیں۔ اور مبارک ہے وہ جو ان کی قدر کو

تو ان جاندار اور ہمیشگی کی روح رکھنے والے انسانوں کی برکت کی کیا شان ہوگی۔ جو خدا کے ایک مقدس رسول کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے اور اس کے سرچشمہ سے براہ راست سیراب ہوتے اور اس کے روحانی تعلق کو اپنے قلوب میں ہمیشگی کی زندگی عطا کرتے ہیں۔ پس

اس مقناطیس کے ساتھ چھو کر (بشرطیکہ نیت بخیر ہو۔) یا اسکے ساتھ چھونے والوں کے ساتھ چھو کر روحانی برکات

پہچانتا۔ اور ان کے نور سے نور حاصل کرنے اور ان کی روشنی سے روشنی پانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو ارفع شان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اترے ہوئے کپڑوں کے متعلق فرماتا ہے کہ:۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

تو جب بے جان کپڑوں اور بالآخر پھٹ کر ختم ہو جانے والے پارچات کی برکت کا یہ حال ہے۔

ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی روزانہ دعاؤں میں صحابہ کے مقدس گروہ کو بھی یاد رکھیں۔ اور ان کی عمر کی درازی اور ان کے برکات کی توسیع کے لئے خدا سے ہمیشہ دست بدعا رہیں۔ سو سابقہ گیارہ دعاؤں کے ساتھ مل کر یہ گویا کل بارہ دعائیں ہو جاتی ہیں۔ جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔

یہ سوال کہ صحابی کسے سمجھا جائے ایک اختلافی مسئلہ ہے اور مختلف علماء نے صحابی کی الگ الگ تعریف کی ہے۔ میں کوئی عالم تو نہیں ہوں۔ مگر میں اپنے ذوق کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی یہ تعریف کیا کرتا ہوں کہ:۔

"صحابی وہ ہے جسنے احمدی ہونے کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا یا آپ کا کلام سنا ہو۔ اور اسے آپ کو دیکھنا یا آپ کا کلام سننا یاد ہو گا"

بعض دوسرے لوگوں کی تجویز کردہ تعریف اس تعریف سے کمزور تر اور وسیع تر ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر بعض دوسرے علماء ایسے بھی گزرے ہیں۔ جنہوں نے اس تعریف کی نسبت زیادہ سخت اور زیادہ تنگ دائرے والی تعریف کو ترجیح دی ہے۔ مثلاً وسیع دائرے والی تعریف یہ کی گئی ہے کہ:۔

"وہ جس نے رسول کو مومن ہونے کی حالت میں دیکھا ہو (یا اس کا کلام سنا ہو) یا رسول نے اسکو مومن ہونے کی حالت میں دیکھا ہو"

اس تعریف میں گویا ایسے نابالغ بچے بھی آجاتے ہیں۔ جنہیں خود رسول کا دیکھنا یاد نہیں ہوتا۔ مگر رسول نے انہیں دیکھا ہوتا ہے۔

اس کے مقابل پر تنگ دائرہ والی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:۔

"وہ مومن جسنے رسول کو اپنے بلوغ یا شعور کی حالت میں دیکھا ہو۔ یا رسول کا کلام سنا ہو۔ اور رسول کی صحبت میں رہ کر اس سے فائدہ اٹھایا ہو"

صحابی کی مؤخر الذکر تعریف واقعی نہایت لطیف ہے اور "صحابی" کا لفظ بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ دراصل صحابی کے معنے ہی صحبت اٹھانے والے شخص کے ہیں۔ اور قرآن شریف نے بھی ایک جگہ اسی تعریف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن انسانی فطرت کی یہ کمزوری ہے (یا شاید یہ خوبی ہی ہو) کہ جب اس کے ہاتھ سے کوئی اعلےٰ چیز نکلنے لگتی ہے۔ یا نکل جاتی ہے۔ تو پھر وہ نسبتاً ادنےٰ چیز کو ہی اعلےٰ کہہ کر اسی سے تسلی پانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جوں جوں حقیقی صحابہ کی تعداد کم ہوتی گئی علماء نے بھی صحابی کی تعریف میں وسعت پیدا کر دی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے نابالغ بچوں کو بھی صحابیوں کے زمرہ میں شامل کر کے اس دائرہ کو وسیع کر دیا۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ بسا اوقات کم سنی یا خام عمری میں بھی ایک نیکی کی بات گہرا اثر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

وہ گلِ رعنا کبھی دل میں جو مہماں ہو گیا
گوشہ گوشہ خانۂ دل کا گلستاں ہو گیا

محسنِ بدبیں کی صحبت حق کی خاطر چھوڑ دی
کافرِ نعمت بنا لیکن مسلماں ہو گیا

دل کو ہے وہ قوت و طاقت عطا کی ضبط نے
نالہ جو دل سے اٹھا میرے وہ طوفاں ہو گیا

کم نہیں کچھ کیمیا سے سوزِ الفت کا اثر
اشکِ خوں جو بھی بہا لعلِ بدخشاں ہو گیا

آپ ہی وہ آ گئے بیتاب ہو کر میرے پاس
دردِ دل جب دل کا بڑھا تو خود ہی درماں ہو گیا

سامنے آنے سے میرے جسکو ہوتا تھا گریز
دل میں میرے آ چھپا غیروں سے پنہاں ہو گیا

میں دکھانا چاہتا تھا ان کو حالِ دل مگر
وہ ہوئے ظاہر تو دل کا درد پنہاں ہو گیا

پہلے تو دل نے دکھائی خود سری بے انتہا
رفتہ رفتہ پھر یہ سرکش بھی مسلماں ہو گیا

عشق کی سوزش نے آخر کر دیا دونوں کو ایک
وہ بھی حیراں رہ گیا اور میں بھی حیراں ہو گیا

اس دلِ نازک کے صدقے جو مری لغزش کے وقت
دیکھ کر میری پریشانی پریشاں ہو گیا

اک مکمل گلستاں ہے وہ مرا غنچہ دہن
جب ہوا وہ خندہ زن میں گل بداماں ہو گیا

آ گیا غیرت میں فوراً ہی مرا عیسیٰ نفس
مرتے ہی پھر زندگی کا میری ساماں ہو گیا

میں بڑھا اک گز تو وہ سو گز بڑھے میری طرف
کام مشکل تھا مگر اس طرح آساں ہو گیا

حیف اس پر جسکو ردّی جان کر پھینکا گیا
ورنہ ہر ہر گل چمن کا نذرِ جاناں ہو گیا

پڑی ہوئی دائمی فیض اور دائمی برکت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے اس لئے میں نے موجودہ حالات میں بتہ یمن کی تحریف کو ترجیح دی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنی روزانہ دعاؤں میں صحابہ کی بابرکت جماعت کو بھی لازماً شامل کرنا چاہیئے اب یہ مبارک جماعت بہت تھوڑی رہ گئی ہے اور میرے خیال میں اس وقت حقیقی صحابہ کی مجموعی تعداد ڈیڑھ دو ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی۔ کاش اب ہی ان کی فہرست مکمل کی جا سکے۔ اور یہ وہ صحابہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابتدائی زمانہ پایا ہے۔ وہ تو بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ گویا چند سحری کے وقت کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ ہیں جنہیں دیکھ کر اگر ایک طرف دل انتہائی خوشی سے بھر جاتا ہے تو دوسری طرف سینہ میں یہ ہوک بھی اٹھتی ہے کہ نا معلوم ہوا کا اگلا جھونکا ان میں سے کس کس کو بجھا کر رکھ دے گا۔ میرے دوستو، درگو اور عزیزو! یہ درد کی باتیں ہیں انہیں فلسفہ کی نظر سے نہ دیکھو بلکہ محبت کے ترازو سے تولو۔ اور جہاں اس مبارک گروہ کے واسطے دعائیں کرو وہاں ان سے کچھ عشق و وفا کا سبق بھی سیکھ لو۔ آئندہ نسلوں کو علم سکھانے والے تو غالباً بہت پیدا ہو جائیں گے۔ مگر صحابہ کی سی والہانہ محبت کے حامل کبھی ایک زمانہ میں اس کثرت کے ساتھ آئندہ جمع ہونے مشکل ہوں گے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے حاشیہ نشینوں نے وہی خمیر پایا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کے صحابہ کو پہنچا تھا۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ یعنی آخری زمانہ میں صحابہ کی سی ایک اور جماعت پیدا ہوگی اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نوٹ:۔ اگر جماعت کی توفیق ہو تو مقامی جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ کے موجودہ صحابہ کی فہرست تیار کر کے میرے نام بھجوا دیں۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے چالیس سال بعد آپ کے کون کون سے صحابی بقید حیات ہیں۔ اس فہرست میں جو بہت سی تعریف مد نظر رکھ کر تیار کی جائے۔ نام ولدیت مکمل پتہ ... درج کیا جائے ... (موجودہ اور سابقہ ...)

بے حجابی!

(از مکرم مصلح الدین احمد صاحب بی اے راجیکی پشاور)

عرصہ سے پاکستان نے جنم لیا ہے۔ مسلم خواتین کا وہ گروہ جو ہماری بدقسمتی سے مغربیت کے زیر اثر زندگی بسر کر رہا تھا یکایک چونک اٹھا ہے۔ اور سوچنے لگا ہے کہ اسلامی پردہ کے خلاف منظم شدہ ارادہ کا گلہ کر کے شریعت اسلامیہ کے فریضہ حجاب میں اپنے حسب منشا تخفیف کا خواہاں ہے۔ چنانچہ گاہے بگاہے بعض خواتین کے مضامین مقالات اخباروں میں شائع ہو کر ان کے خیالی پردہ کی ترجمانی کرتے رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں صوبہ سرحد کی ایک خاتون نے ایک مقالہ میں مشرقی پنجاب کی خواتین کی بے حرمتی اور اغوا کی تمام تر ذمہ داری پردہ کے سر تھوپ کر اپنی ذہنیت کو بے نقاب کیا ہے۔ ان کے نزدیک موصوفہ نے فریضہ حجاب کی ادائیگی کو بعض خوارج نسوانی میں روک قرار دیتے ہوئے "پردہ اور مسلمانوں کا موجودہ تنزل" کے زیر عنوان یہاں تک تحریر فرمایا ہے کہ "اب ہمیں برقعہ پوش مختصر کا پیتی ہوئی ڈرپوک عورتوں کی ...... ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ایسی عورتوں کی ضرورت ہے جو بہادر اور نڈر ہوں۔ جن کے پاؤں برقعہ کی بیڑی سے آزاد ہوں۔ تاکہ ان کی نقل و حرکت میں رکاوٹ نہ ہو۔ جن کا چہرہ قدرت کے بہترین عطیہ تازہ ہوا سے مستفید ہونے کے لئے کھلا ہوا ہو۔ تاکہ وہ صحت اور توانائی حاصل کر سکیں۔"

گویا کہ ان صاحبہ کے نزدیک بزدلی اور مختصر کانپنا اور لاغری وغیرہ تمام عوارضات برقعہ ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ موصوفہ اگر پردہ کے اسلامی احکام اور صحابیات کے اسوہ حسنہ پر غور فرماتیں۔ تو انہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جاتی کہ اسلامی پردہ پر کاربند ہونے والی خواتین مختصر کانپنے والی نہیں بلکہ خولہ کی طرح میدان کارزار کی دھنی ہوتی ہیں۔ جھجکنے والی نہیں بلکہ حفصہ کی طرح بے دھڑک باتیں کرنے والی ہوتی ہیں۔ کمزور نہیں بلکہ قرون اولیٰ کی مسلم خواتین کی طرح دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ بے علم نہیں بلکہ عائشہ اور رابعہ بصری کی طرح لوگوں کو نصف دین سکھانے والی علامہ ہوتی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ موصوفہ نے بجائے اسلام کے حقیقی پردہ کے دہلی اور لکھنو کے بعض پردہ نشین خاندانوں کے دستور کو دیکھ کر اس کی بے جا تنگ اور کڑی پابندیوں کو حقیقت پر محمول کر لیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ آج اگر پاکستان میں اسلامی شریعت نافذ ہو گیا تو پھر ساری دہلی اور لکھنو کی ان خواتین کی طرح جو کہ مجھے دونوں سروں پر پہرہ بٹھا کر تمام حمام یا سکھیال میں سوار ہو کر پڑوسیوں کے یہاں جانا پڑے گا۔ اور اگر خدانخواستہ اس کے برخلاف ذرا بھی اقدام ہو گیا۔ تو پھر شریعت غرا کے مفتی و ملا اور محتسب صاحبان تقریر فرمائیں گے۔ میں حیران ہوں کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں جب کہ ہر کس و ناکس کے لئے دینی و دنیاوی درسگاہوں کے دروازے کھلے ہیں۔ اس قسم کے زعم باطل اور دنیاوی خام کو احکام شریعت کی طرف منسوب سمجھنا ایک پڑھی لکھی ہوئی خاتون کے لئے کہاں تک مناسب ہے۔ بہرحال آپ کی یہ مذہبی لاعلمی اور دینی مسائل سے بیگانگی مغربیت کے اثر کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے ورنہ وہ خواتین جو اپنے سنگار کے لئے پیرس اور امریکہ تک سے مجرب نسخہ جات منگا سکتی ہیں۔ کیا وہ مذہبی اور روحانی تزئین کے لئے اتنی بھی زحمت گوارا نہیں کر سکتیں۔ کہ علم فقہ کی چند مترجم کتابیں پڑھ کر پردہ کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم کر سکیں پس ان حالات میں ہر ایک خاتون کے لئے مذہبی مسائل پر قلم اٹھانے سے پیشتر لازمی ضروری ہے کہ وہ اس کے سیاق و سباق اور تلازمات کی تصریح قرآن پاک اور اسوۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے تاکہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے رسمی و رواجی احکامات کی گھناؤنی شکل ان کے راستہ میں روک نہ بن سکے۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمان خواتین میں سے وہ طبقہ جنہوں نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ مغربی تعلیم کے حصول اور مغربیت زدہ لوگوں کے ماحول میں گذارا ہے۔ پردہ کی حاضر الوقت پابندی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ان کے پیش نظر پردہ کا مفہوم یا تو وہی دہلی اور لکھنو کی زنانی زندگی کے مترادف ہے۔ اور یا پھر اس دہقانی بے حجابی کے ہم معنی ہے۔ جس پردہ پہلے ہی مغربی فیشن کے مطابق کاربند چلی آتی ہیں۔ حالانکہ اسلام ان دونوں طریقوں کے درمیان ایک نہایت ہی ہموار راستہ پیش کر کے خواتین کو اس پر چلانا چاہتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ اسلام ان کی موجودہ آزادی چھین کر اس کی بجائے ان کے پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا کر انہیں جرائم پیشہ لوگوں کی طرح مقید رکھنا چاہتا ہے۔ بلکہ اس کا مدعا تو محض اتنا ہے۔ کہ خواتین کی عائلیہ زندگی خارزار کی بجائے پہلا تاثر امین بن جائے تاکہ اسلام کی آئندہ نسل وحشت و بیابان میں بھٹکنے کی بجائے ایک ایسی شاداب اور پربہار آغوش میں پرورش پا کر پروان چڑھے جس پر کفر کی خزاں کا کبھی دور دورہ نہ ہو سکے۔

دوسری بات جو محترمہ نے اس مقالہ کے آخری سطور میں الہام فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ "اب عورتوں کا ایک ایسا قومی لباس ہونا چاہیئے جو اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق پردہ پوش تو ہو۔ مگر اس میں چہرہ اور ہاتھ پاؤں کھلے ہوں۔ جیسا کہ کلام پاک میں ارشاد ربانی ہے۔ کہ اپنے زینت کے مقام کو ظاہر نہ کرو۔ مگر اس سے جو چارو ناچار کھلا رہتا ہے۔ چارو ناچار کھلا رہنے سے مطلب چہرہ اور ہاتھ پاؤں ہیں"۔

گویا کہ محترمہ نے اپنے مذکورہ بالا متضاد نظریہ میں موجودہ بے حجابی کی تردید نہیں کی بلکہ قرآن پاک کی ایک آیت کی رو سے تائید کی ہے۔ کیونکہ غیر محرم لوگوں میں کھلے منہ پھرنے والی خواتین کی موجودہ عالت موصوفہ کی بتائی ہوئی پردہ پوشی اور نظریہ حجاب کے مخالف نہیں بلکہ مطابق نظر آتی ہے۔ لیکن اب اس کی توضیح بننے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ غیر محرم لوگ بقول زیب النساء مخفی خود ہی اپنی نگاہوں کو مژگاں سے باہر نہیں بلکہ اندر رکھ کر خود دب بیٹھنے کی کوشش کریں ؎

از نا مپوش چہرہ کہ طلب ادب تراکم
کوتاہ تر است از مژہ ما نگاہ ما

کیونکہ ان کے بارے میں قرآن پاک کا بھی یہی ارشاد ہے کہ "یغضوا من ابصارھم" یعنی غیر محرم مردوں کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ پرائی بہو، بیٹیوں کے روئے بے نقاب کو تاکتے جھانکتے پھریں۔ ہاں ان خواتین کرام کو البتہ اس بات کی اجازت ہے کہ وہ "یدنین علیھن من جلابیبھن" کے ارشاد ربانی کی سراسر خلاف ورزی کرتے ہوئے الا ما ظھر منھا کے ماتحت اپنا چہرہ غیر مردوں کو دکھاتی پھریں۔ العجب ثم العجب

معلوم نہیں کہ موصوفہ نے "یحفظن فروجھن یغضضن من ابصارھن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ" "یدنین علیھن من جلابیبھن" وغیرہ آیات و احکام سے قطع نظر کرتے ہوئے الا ما ظھر منھا کی آیت کو محل استدلال کیوں سمجھا ہے جبکہ

(باقی دیکھو صفحہ ۔۔۔)

ڈچ مترجم قرآن مسز زمرمان کا قبول اسلام

یورپ کی چھ زبانوں میں تراجم قرآن مجید ہو چکے ہیں!

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کا مکتوب

جنگ جاری تھی۔ یورپ کے مختلف شہروں کے ادباء اور علماء لندن میں پناہ گزین تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر یورپ کی چھ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کروانے کی تحریک فرمائی۔ اور حضور کی ہدایات کے ماتحت میں نے لندن میں ترجمہ کروانے کا انتظام کیا۔ اور میری ہندوستان کو واپسی سے پہلے یہ تراجم مکمل ہو گئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ مترجمین کے لئے اپنی زبان اور انگریزی زبان کا جاننا ضروری تھا۔ جس فرم کے ذریعہ اپنا کام کر دیا۔ اسے ڈچ زبان میں ترجمہ کرنے والا موزوں آدمی نہ ملا۔ جب یہ تراجم ہو رہے تھے تو ایک ڈچ نوجوان مسٹر کارخ نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام ظفر اللہ رکھا گیا۔ وہ ایک نہایت مخلص نوجوان ثابت ہوئے۔ انہوں نے اور ان کی والدہ نے مترجم کی غلطیوں کو ایسے طریق پر الم نشرح کیا کہ فرم کو کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرے اور نئے سرے سے کسی اچھے قابل اور لائق شخص سے اپنے خرچ پر ترجمہ کروائے۔ چنانچہ مسز زمرمان کو دوبارہ ترجمہ پر لگایا جن کا ترجمہ بہت پسند کیا گیا۔ چونکہ اس ترجمہ کے جلدی چھپوانے کا ارادہ ہے۔ اس لئے وہ کچھ مدت سے اس کی نظر ثانی فرما رہی ہیں اور جیسا کہ عزیز مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کی مندرجہ ذیل پوسٹ سے ظاہر ہے وہ اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مسلم بہن کو استقامت بخشے اور روحانی مراتب عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار جلال الدین شمس

نوٹ:۔ کل ہم الفضل میں مختصراً اس امر کا ذکر کر چکے ہیں۔ آج مکرم چوہدری قدرت اللہ صاحب کا پورا مکتوب ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

احباب جماعت کے لئے یہ خبر مسرت کا باعث ہوگی کہ گزشتہ ہفتہ ڈچ مترجم قرآن مسز زمرمان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک وما توفیقنا الا باللہ العظیم

ڈچ قرآن کے ترجمہ کا کام محترم و مکرم جناب مولانا شمس صاحب کے ذریعہ کوئی دو سال کا عرصہ ہوا۔ لندن میں تکمیل پایا۔ ڈچ ترجمہ کا کام پہلے اور شخص کے سپرد ہوا تھا جس نے نصف کے قریب ترجمہ کیا۔ مگر کام کے تسلی بخش نہ ہونے کے باعث اس سے لیا گیا اور پھر از سر نو اس کام کو شروع کیا گیا جسے مسز زمرمان نے نہایت محنت اور دل سے آخر تک انجام دیا۔ مسز موصوفہ خود ڈچ ہیں اور ان کے خاوند انگریز۔ دیر سے ان کی رہائش لندن میں ہی تھی۔ مگر کچھ حالات نے انہیں ہالینڈ آنے پر مجبور کیا۔ اور اب ایک سال سے وہ یہاں ہیگ میں مقیم ہیں۔

ترجمہ کرنے کے دوران میں گو قرآن کریم کے متن میں پر غور کرنے کا انہیں زیادہ موقعہ ملا تھا مگر طبیعت ان سے متاثر ضرور ہو گئی تھی۔ آخر [illegible] بارہ غور کرنے کی تحریک پیدا ہو گئی سلسلہ کا لٹریچر بھی ساتھ ساتھ مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اور مولوی [illegible] احمد صاحب بشیر نے بھی وقتاً فوقتاً اسلام کی برتری اور ان کی خوبیاں سمجھانے کی کوشش کی [illegible] ہو گئی۔

بیعت کر لی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے۔ ان کے خاوند نصف راہ تک آ کر رہ گئے گو ان کی ہمدردی اب بھی مشن کی مساعی کے شامل حال ہے۔ مگر تا حال آخری قدم اٹھانا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں بھی ہدایت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ماہ رمضان المبارک اور قرآن مجید کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ مسز موصوفہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جمعہ کے روز داخل اسلام ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک اتفاق سے ان کی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں اپنے فضل سے زیادتی عطا فرمائے۔ آمین

تفسیر القرآن کے اخراجات برداشت کرنے کی تقسیم جب عمل میں آئی تھی۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈچ ترجمہ کے لئے رقم کی فراہمی جماعت کلکتہ کے سپرد فرمائی کہ وہ جماعت ڈچ کالونی انڈونیشیا کے قریب ہے۔ چنانچہ یہ رقم جماعت کلکتہ نے مہیا کی...... اب یہ عجیب اتفاق ہوا کہ ڈچ مترجم قرآن کا قبول اسلام ایسے وقت میں ہوا جب کہ کلکتہ کے امیر جماعت محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں سیاحت کی غرض سے دوسرے ملکوں سے ہوتے ہوئے ہالینڈ تشریف لائے۔ میرے ذہن سے یہ بات نکل چکی تھی کہ محترم جناب چوہدری صاحب موصوف کا کوئی اس رنگ کا تعلق ہمارے مشن سے ہے۔ محترم موصوف نے خود ہی اس کا

تعلق کو بیان فرمایا۔ اور عجیب بات کہ مسز زمرمان نے بیعت کی۔ تو یہ خدائی اتفاق مزید روحانی لذت کا باعث ہوئے۔

بیعت کے بعد محترم جناب چوہدری صاحب نے دعا کرائی اور پھر اسی وقت ہالینڈ میں دس دن قیام کے بعد اپنی فیملی سمیت انگلستان روانہ ہو گئے

حقیقت یہ ہے کہ خدا کے کام کچھ اپنے ہی حساب سے چلتے ہیں۔ بندے کی کوشش کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ وہ ہو چکنے کے بعد بعض دفعہ پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں خدا کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنا فضل ہمیشہ ہمارے شامل حال رکھے۔ آمین

اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی!

مکرم جناب ملک فضل کریم خان صاحب صدر حلقہ محمد نگر میو وڈ لاہور

بنی اسرائیل کے ذکر میں سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اور ہم نے بنی اسرائیل کی قوم (جس کو نہایت کمزور خیال کیا جاتا تھا یا جس کو ہر طرح کمزور کیا جاتا تھا) کو اس زمین کے مشرقی اور مغربی علاقوں کا وارث بنا دیا...... آگے فرماتا ہے یہ سب کچھ ان کے صبر کا نتیجہ تھا..."

بنی اسرائیل کی قوم ایک محکوم قوم تھی۔ جو فرعون اور اس کی قوم کی غلام تھی۔ حکومت ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتی تھی۔ ان کے بیٹوں کو قتل کر دیا جاتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھا جاتا تھا۔ ان سے طرح طرح کی بیگاریں لی جاتی تھیں ذلیل سے ذلیل کام ان سے کروائے جاتے تھے گویا ان میں جان نہ تھی۔ علاوہ ازیں ان کو عبادت الٰہی سے بھی روکا جاتا تھا۔ با ایں ہمہ انہوں نے کبھی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف اعلان جنگ نہ کیا۔ بلکہ ان کو یہی تعلیم دی جاتی تھی۔ کہ صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے چلے جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نبی کی اس تعلیم پر عمل کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود محکوم اور کمزور ہونے کے اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہت عطا کر دی۔ دنیا حیران رہ گئی۔ جن کو حکومت وقت نے ہر طرح مٹانے کی کوشش کی، جو دنیا کی نظروں میں ذلیل اور حقیر قوم تھی وہ بادشاہ بن گئی۔ کیوں؟ اسلئے کہ انہوں نے ارشاد خداوندی کے مطابق صبر کیا۔

اصل بات یہ ہے کہ جب بھی حاکم قوم ظلم کرنا شروع کر دیتی ہے اور اپنی ماتحت قوم کو آزادیوں سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ اور ہر طرح دکھ دینا شروع کر دیتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے حکومت چھین لیتا ہے اور کسی اور قوم کو دیدیتا ہے انبیاء اور ان پر ایمان لانے والوں کا ایمان ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھاتا ہے۔ اور جس کو چاہے ذلیل اور خوار کر کے تخت سے نیچے اتار پھینکتا ہے۔

اسی طرح حضرت شعیبؑ کے زمانے کے متکبر لوگوں نے کہا اے شعیبؑ یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ یا پھر ہم تم کو اور ان کو جو تم پر ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔"

اس کے جواب میں اس فرستادہ خدا نے فرمایا "اور اگرچہ ہم ناپسند ہی کرتے ہوں۔"

سبحان اللہ کیا ہی عجیب اور فطرت کے مطابق جواب ہے۔ حضرت شعیبؑ فرماتے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تم اپنی بادشاہت کے گھمنڈ پر دھمکیاں دیتے ہو۔ مذہب ڈنڈے کے زور سے نہیں منوایا جا سکتا۔...........

مذہب کا تعلق دل سے ہے اگر دباؤ سے کچھ منوایا بھی جا رہا ہے تو جب بھی دباؤ دور ہوگا۔ وہی عقیدہ لوٹ آئے گا۔ اور اس طرح ماننے والا منافقانہ زندگی بسر کر رہا ہوگا۔

آج کل ایک مودودی نام کے مولوی صاحب کے متعلق بعض اخباروں میں شائع ہو رہا ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ اسلامی سٹیٹ خدائی قوانین کی حکومت ہے اسے چاہئے کہ وہ غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے وغیرہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے بانظر غور قرآن شریف اور شریعت غراء کا مطالعہ نہیں کیا اگر انہوں نے غور سے مطالعہ کیا ہوتا۔ تو وہ کبھی ایسا گندا عقیدہ نہ رکھتے اور وہ اپنی نو یافتہ حکومت میں ایسی باتیں کر رہے ہیں جن سے فرعون اور اس کی قوم کی روح ظاہر ہو رہی ہے۔

حضرت شعیب جیسے عارف باللہ تو فرماتے ہیں۔ جب تک کوئی کسی عقیدہ کو دل سے پسند نہ کرے۔ اسے ماننے پر مجبور نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے برخلاف

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جونہی قوت حاصل ہو غیر اسلامی حکومتوں سے تصادم شروع کر دینا چاہیئے اور لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دینا چاہیئے

اسلام کے ظہور سے پہلے عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ عورتیں جن کے چھوٹے بچے فوت ہو جاتے وہ نذر مان لیتیں کہ وہ اپنے بچوں کو اہل کتاب کے دین میں داخل کر دیں گی۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو مسلمان ہونے والوں نے چاہا کہ جو لوگ اس طرح یہودی یا عیسائی مذہب میں داخل ہو گئے تھے۔ ان کو اپنے مذہب یعنی اسلام میں واپس لایا جاوے تو آیت لا اکراہ فی الدین (یعنی دین میں کوئی جبر نہیں) نازل ہوئی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ جب وہ خود مسلمان ہو گیا تو اسکو اپنے بیٹوں کو مسلمان بنانے کی بڑی خواہش پیدا ہوئی۔ اور وہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا میں اپنے بیٹوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور نہ کروں تب یہ آیت جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے نازل ہوئی اس آیت میں فطرت انسانیہ کی صحیح صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ اور بتایا ہے کہ مذہب کے تبدیل کرنے کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس میں دل کی خوشی کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اگر کوئی خوشی خوشی مان لے تو خیر ورنہ زبردستی اور دباؤ سے کام لے کر منوانا بالکل جائز نہیں۔ یہ بھی اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ کہ وہ کسی بات کو زبردستی منوانے کے خلاف ہے۔ جہاں دوسرے مذاہب میں بعض باتیں ایسی ہیں جو خواہ ان کے ماننے والوں کی سمجھ میں آتی ہوں یا نہ آتی ہوں زبردستی منوائی جاتی ہیں وہاں اسلام کو یہ بھی (علاوہ دیگر خصوصیات کے) ایک امتیاز حاصل ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں سے کوئی بات جبر سے منوانا جائز قرار نہیں دیتا۔

جس طرح اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کی قوم کو ان کے اپنے ملک کے مشرقی اور مغربی حصوں کا وارث بنایا تھا۔ اسی طرح آج مسلمانوں کو مشرقی اور مغربی پاکستان کی حکومت عطا کی ہے اور درحقیقت یہ ان کے امتحان کا وقت ہے جب انگریز (دجال) کی حکومت تھی اور ہندو قوم اپنی اکثریت اور سیم و زر کے بل بوتے پر ہر حکومت کے ہر ایک قصبے پر قابض تھی۔ تو مسلم قوم غلامی اور بیچارگی کے عالم میں دن بسر کر رہی تھی۔ اور ان میں سے اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اگر ہماری اپنی حکومت ہو جائے۔ تو ہم بے نظیر عدل و انصاف کریں گے ہر ایک کو ہر طرح کی آزادی ہو گی۔ ہر ایک سے پوری ہمدردی اور رواداری کا سلوک کیا جائے گا۔ ہر ایک چین کی زندگی بسر کرے گا۔ اور سکھ کی نیند سوئے گا۔ لیکن پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر دشمن طرح طرح سے اس کو گرانے کی کوشش کر رہا ہے کہیں تو دشمنی پر دھار رکھا کہیں منافقانہ چالیں سے دشمن سے ساز باز کر کے کہیں نادان دوست کی حیثیت سے اور کہیں مذہب کی آڑ لے کر غلط سلط عقائد اسلام اور بانئے اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے حکومت کو ایسے طریقوں پر چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جن پر چل کر پہلی قومیں ایسی تباہ و برباد ہوئیں کہ آج ان کا نام صرف عبرت دلانے کے لئے لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ پس ان حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اب طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ جس سے خود بھی زندہ رہیں اور دوسروں کو بھی زندہ رہنے کا موقع دیں۔ کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ جس کو انبیاء اور ان کے ماننے والوں کے معاندین اور مخالفین نے اختیار کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جس سے دین اسلام بدنام ہوتا ہو اور جس کے اختیار کرنے سے اس پر اعتراض پڑتا ہو۔ دعا ہے خداوند کریم ہم سب کو اپنے احکام اور اپنی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

ضرورت ہے:۔ دو کلرکوں کی جو اچھے محنتی، حساب اور خط و کتابت کی اہلیت رکھتے ہوں۔

زیجوان میٹرک پاس کو ۳۰-۲-۵۰ کا گریڈ استقلال پر دیا جائے گا۔ مہنگائی الاؤنس ۔/۱۸ لاہور الاؤنس ۔/۷ اس کے علاوہ ہوگا جو ابتدا ملازمت سے ملے گا۔

خدمت سلسلہ کے خواہشمند نوجوان اپنی درخواستیں مقامی عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ درخواست کے ساتھ الفضل کا نمبر بطور حوالہ کے ضرور درج کیا جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

ولادت

برادرم عبدالحمید صاحب آصف واقف زندگی کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

---

۱۳۳ وہ احباب جن کے وعدے ۲۹ ررمضان تک پورے نہیں ہو سکے۔ باوجودیکہ حتی المقدور انہوں نے کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ انہیں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ بلکہ اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں اور کوشش کریں کہ اس ماہ کے آخر تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرلیں اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

(باقی)

(وکیل المال تحریک جدید)

تحریک جدید کے چندے ادا کرنے میں احباب کی جدوجہد

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے جن مجاہدوں نے خصوصیت کے ساتھ ۲۹ ررمضان تک اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی جدوجہد کی ہے ان کے نام حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں تا وہ جنہوں نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ بھی خاص توجہ سے اپنے وعدہ کو پورا کریں

(۱) مکرم مرزا عزیز احمد صاحب پنشنر رتن باغ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ۱۶½ فی صدی چندہ ادا کرنے کا وعدہ پیش فرمایا۔ جولائی کے آخر میں اللہ تعالےٰ نے آپ کے دل میں ڈالا کہ چونکہ سلسلہ کو سخت ضرورت ہے۔ اسلئے یہ ۱۶½ فی صدی رقم یکمشت تا اپریل ۲۹ء ادا ہو جانی چاہیئے۔ آپ مئی۔ جون۔ جولائی ادا فرما چکے تھے۔ اگست ۲۸ء سے اپریل ۲۹ء تک کا چندہ بشرح ۱۶½ فی صدی ۔/۱۳۹۴ ادا فرما دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس میں تحریک جدید کے چودھویں سال کا چندہ ۔/۲۸۰ ہے۔ جس میں ان کے اپنے اور اپنے اہل وعیال اور مرحوم بچوں اور حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ شامل ہیں۔ گویا آپ حصہ آمد اپنا و بیگم صاحبہ تا اپریل ۲۹ء۔ چندہ جلسہ سالانہ اور تحریک ستمبر تا اپریل ۲۹ء ادا کر چکے ہیں۔

(۲) ملک صاحب خان صاحب نون فتح آباد۔ سرگودہا۔ چودھویں سال کی رقم ۔/۳۱۵ اکو خود دفتر میں تشریف لا کر دیتے ہوئے فرمایا کہ میں کئی دفعہ لکھ چکا تھا کہ میری امانت سے لے لیا جائے۔ مگر مجھے یاددہانی ہوتی رہی اس لئے خود آ کر دے رہا ہوں۔ اس دفتر میں کوئی تحریر اس قسم کی موصول نہیں ہوئی تھی بہر حال آپ کے اس ضرورت سلسلہ کے احساس سے دوسرے احباب کو سبق لینا چاہیئے۔ اور جنکے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے وہ فوری ادا فرماویں

(۳) چوہدری محمد اسحاق صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس۔ میں نے اضافہ کرتے ہوئے قسط وار ادا کرنے کا کہا تھا۔ مگر اس دفتر میں کوئی قسط وصول نہ تھی۔ اسلئے آپ نے اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا چندہ ۔/۱۲۲ روپیہ داخل فرمایا۔

(۴) چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ۔/۲۰۰ روپیہ تحریک جدید کا چندہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی یاد بار بار دل میں آیا۔ ابھی ادا کر دوں مگر بھول جاتا رہا۔

(۵) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب حتیپ نے اپنا گذشتہ اور اس سال کا چندہ ملا کر ۔/۲۱۰ روپیہ یکمشت ادا فرما دیا۔

(۶) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور آپ اپنا چندہ اضافہ کے ساتھ دے رہے ہیں۔ کچھ قسطیں ادا فرما چکے تھے جب آپ نے دیکھا کہ ۲۹ ررمضان تک وعدہ کی رقم پوری نہیں ہو سکتی اور قسطوں سے نومبر تک ہو گی۔ تو آپ نے بقیہ رقم یکمشت ادا کر کے ۔/۲۵۵ کا وعدہ جو سب اہل وعیال کی طرف سے ہے پورا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ باوجود اس کے کہ آپ کے گھر سے بیمار ہیں اور ۲½ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ باوجود اخراجات کی زیادتی کے آپ نے تحریک جدید کا چندہ اپنے اوپر تنگی ڈالکر ادا کر دیا۔ ایسے احباب جو مالی مشکلات میں ہوں۔ انہیں ڈاکٹر صاحب کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ کی ضروریات کا تمبر لول ہے نہ کہ دوم۔ سب فرمایا!

"جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد کئے جانے کے مستحق ہیں مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہو گا کہ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے دوسروں نے قربانی کی۔ اور وہ کامیاب ہو گئے"۔ پس جو مشکلات اور مجبوریوں میں مبتلا ہیں۔ وہ حضور کے اس ارشاد کو بغور پڑھیں اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے تحریک جدید کے وعدے ادا فرما دیں۔

(۷) محترمہ ذکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم نثار اللہ صاحب لاہور آپ نے دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ ۔/۲۲ ادا فرمایا۔ اور ۲۹ ررمضان سے قبل ادا کر دیا۔ لاہور کی جن بہنوں کے وعدے دفتر اول یا دفتر دوم میں باقی ہیں وہ توجہ فرما کر اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں۔

(۸) ملک حبیب اللہ صاحب لاہور بھاٹی دروازہ ۔/۱۲۵ مرزا عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ کوچہ چابک سواراں ۔/۱۲ ۔/۹۳۔ لاہور کی جماعت کے عہدہ داران اور وعدہ کرنیوالے احباب توجہ فرماویں۔ وقت کم ہے اور ان کی رقوم کا بوجھ بھاری۔

(۹) سید غلام حسین صاحب ورٹرنری افیسر بھوپال ۔/۱۷۰ بعض مشکلات درپیش ہیں۔ ان سے اللہ تعالےٰ رہائی بخشے۔ احباب میرے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

(۱۰) چوہدری ظہور الدین صاحب وکیل گجرات نے آپنے خاص توجہ سے ۔/۸۱۰ کی رقم جو چوتھے سال کا وعدہ ہے ارسال فرمائی

(۱۱) محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب اوکاڑہ ایکصد روپیہ آپنے راہ خدا میں دیا۔ ۱۳۳

بے حجابی (بقیہ از صفحہ ۴)

اس آیت کے مفہوم میں صرف عورت کی زیبائش قامت اور زیبائش آواز اور زیبائش رفتار وغیرہ شامل ہیں جنہیں باوجود چھپانے کی کوشش کے عورت نہیں چھپا سکتی

اب اگر موصوفہ اس مفہوم میں چہرہ کو بھی داخل کر کے کھلے منہ گھومنا چاہتی ہیں۔ تو قرآن پاک کی دوسری آیات سے بھی کوئی مخلصی کی راہ پیدا کر لیں۔ مگر یہ یاد رکھیں۔ کہ اس صورت میں شیطان کے لئے اس دولت دیان کو لوٹنے کے تمام دروازے۔ آنکھ۔ ناک۔ کان اور دل و دماغ کھلے رہیں گے۔ جس دولت کی حفاظت کے لئے اسلام کے دور اندیش واضع نے ان راستوں پر حجاب کا پہرہ بٹھایا تھا۔ پس یہ خیال کرنا کہ چہرہ کی بے حجابی سے کوئی اندیشہ نہیں ہو گا۔ بالکل غلط ہے۔ آپ عربی اردو اور فارسی شاعری کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ جتنے قصیدے آپ کو محبوب کے سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی تک کے تمام چہرے کی شان میں نظر آئیں گے۔ اتنے قصیدے تو میری دانست میں آج تک خدا تعالیٰ کی حمد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں بھی کسی نے نہیں کہے ہوں گے۔ پس یہ خیال کرنا کہ پردہ کے احکامات میں سے چہرہ کو مستثنیٰ رکھا جائے ایسا ہی ہے جیسے کوئی بے وقوف مجسٹریٹ بندوق کو کھلا چھوڑ کر جاتو پر لائسنس لگا دے عیاذاً باللہ۔

مصلح الدین احمد ڈرائیچ راجیکی از پشاور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو ان کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو اطلاع دے دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

نمبر وصیت معہ تاریخ	نام معہ ولدیت یا زوجیت اور پتہ	قیمت جائداد	ماہوار آمد	حصہ وصیت	نام گواہان
۱۰۴۱۳ ۱۰/۷/۴۷	سردار محمد ولد چوہدری عبد اللہ صاحب سکنہ ونجواں ضلع گورداسپور	۳۸۵/-	—	۱/۱۰	۱۔ منیر احمد ولد چوہدری عبد اللہ صاحب ۲۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۴۱۹ ۲۲/۶/۴۷	فضل محمد صاحب ولد چوہدری میراں بخش صاحب سکنہ فریدیاں ضلع ہوشیارپور	۲۰۰/-	—	۱/۱۰	۱۔ عبد الحمید صاحب امیر جماعت ۲۔ حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ
۱۰۴۲۲ ۲۵/۵/۴۷	بشریٰ بیگم اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔ اے سکنہ قادیان	۲۱۰۰/-	۵/-	۱/۱۰	۱۔ چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے ۲۔ محمد احسن صاحب فیروزپور
۱۰۴۲۵ ۲۱/۴/۴۷	عائشہ بی بی زوجہ حکیم احمد دین محلہ دار الیسر قادیان	۶۰۰/-	—	۱/۱۰	۱۔ حکیم احمد الدین صاحب دیہاتی مبلغ ۲۔ محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل
۱۰۴۳۰ ۳۱/۴/۴۷	ناصرہ طاہرہ زوجہ بشیر احمد صاحب قریشی سکنہ گولیکی ضلع گجرات	۱۳۰۸/-	—	۱/۱۰	۱۔ نذیر احمد صاحب سکنہ گولیکی ۲۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۴۳۹ ۳/۶/۴۷	رحیم بی بی زوجہ عبد الرحمن صاحب سکنہ قادیان	—	غیر معین	۱/۱۰	۱۔ سید محمد اجمل صاحب ۲۔ سید محمد اسحٰق صاحب
۱۰۴۴۰ ۱۸/۶/۴۷	خدیجہ بیگم زوجہ غلام رسول صاحب سکنہ قادیان	۳۲/-	۷	۱/۱۰	۱۔ سید مسعود احمد صاحب ۲۔ سید داؤد احمد صاحب
۱۰۴۴۱ ۸/۶/۴۷	امۃ الرحمن زوجہ خواجہ حمید احمد سکنہ قادیان	۵۰۰/-	—	۱/۱۰	۱۔ خواجہ حنیف احمد صاحب ۲۔ بابا محمد حسن صاحب
۱۰۴۴۳ ۱/۵/۴۷	میر ولی صاحب ولد میر مدد خان صاحب سکنہ قادیان	—	۴۶/-	۱/۱۰	۱۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب سکنہ سیالکوٹ ۲۔ ایم حفیظ اللہ صاحب
۱۰۴۴۷ ۱۳/۷/۴۷	نور دین ولد عمر دین سکنہ کھارا نزد قادیان	—	۳۷/-	۱/۱۰	۱۔ علی محمد صاحب صحابی ۲۔ محمد شفیع صاحب عابد
۱۰۴۶۳ ۲۵/۷/۴۷	نواب بیگم بیوہ شیخ محمد دین صاحب سکنہ سیالکوٹ	۳۰۰/-	—	۱/۹	۱۔ شیخ فضل حق صاحب ۲۔ عبد اللہ صاحب
۱۰۴۶۶ ۸/۷/۴۷	محمد بخش صاحب ولد کرم دین صاحب سکنہ چھپار	جائداد	۱۷/۵	۱/۱۰	۱۔ عنایت اللہ ولد چوہدری محمد بخش صاحب ۲۔ غلام قادر صاحب دیہاتی مبلغ
۱۰۴۷۱ ۱۳/۷/۴۷	قریشی سلطان احمد ولد قاضی فضل احمد صاحب سکنہ دار الرحمت قادیان	۲۰۰۰/-	۲۹/-	۱/۱۰	۱۔ علی محمد صحابی قادیان ۲۔ محمد شفیع عابد "
۱۰۴۷۶ ۷/۷/۴۷	عبد الغنی صاحب ولد علی اکبر صاحب سکنہ دھوری ضلع بستی	۱۸۰۰/-	۲۰/-	۱/۱۰	۱۔ علی اکبر صاحب ریاست پٹیالہ ۲۔ خلیل شاہ صاحب
۱۰۴۸۴ ۴/۶/۴۷	عبد الرحمن صاحب ولد عبد القادر صاحب۔ کوئٹہ	—	۳۵/-	۱/۱۰	۱۔ میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ ۲۔ میجر محمود احمد صاحب
۱۰۴۹۳ ۲۲/۱/۴۷	سردار بی بی اہلیہ حیات محمد صاحب مغلپورہ لاہور	۵۰۰/-	—	۱/۱۰	۱۔ حیات محمد صاحب ۲۔ نذیر احمد صاحب موصی
۱۰۴۹۶ ۶/۵/۴۷	چوہدری ظفر احمد خان صاحب ولد چوہدری محمد نواز خان صاحب سکنہ ددلم ضلع سیالکوٹ	[illegible]	[illegible]	۱/۱۰	۱۔ حسین احمد صاحب سکنہ ددلم ۲۔ منیر احمد صاحب " " دیاتی

نقد و نظر

آئینہ نماز

نیا مکتبہ سرائے عالمگیر نے مندرجہ بالا کتاب تاج کمپنی سے چھپوا کر شائع کی ہے جہاں تک لکھائی۔ چھپائی کا تعلق ہے۔ تاج کمپنی کی ضمانت کافی ہے۔ ویسے بھی مضامین کے لحاظ سے اس کتاب میں کئی باتیں۔ غیر احمدی نقطۂ نظر سے مزید درج کی گئی ہیں۔ بعض باتوں سے جماعت کو اختلاف ہے۔ مثلاً ایک جگہ خاتم النبیین کے وہی عام معنی کئے گئے ہیں۔ اور دکھایا گیا ہے۔ کہ احمد اور محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ذاتی نام ہیں۔ حالانکہ تمام علمائے اسلام کے نزدیک۔ احمد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ہے نہ کہ ذاتی۔ کتاب دیدہ زیب ہے۔ مکتبہ سے مل سکتی ہے۔

قائد اعظم اور جشن آزادی

کراچی ۱۰ اگست۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قائد اعظم کو افسوس ہے کہ استقلال پاکستان کے پہلے سالانہ جشن میں وہ حصہ نہ لے سکیں گے

پاکستان کی لیزن افسر کو پریشان کیا گیا

لاہور ۱۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی تین خواتین جو مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ جب عید الفطر منانے کے لئے پاکستان میں آنے لگیں تو ان کو مشرقی پنجاب کی سرحد پر پریشان کیا گیا اور ان کی تلاشی لی گئی لیکن کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مشرقی پنجاب کی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔

ہمدردی کا تار

کراچی ۱۰ اگست۔ حکومت پاکستان کے امور داخلہ کے وزیر مسٹر شہاب الدین نے حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ بادشاہی مسجد کے حادثہ کی خبر سنکر مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔ اس حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لواحقین سے مہربانی کر کے میری طرف سے اظہار ہمدردی کر دیجئے۔

قیدی رہا کئے جائینگے!

کراچی ۱۰ اگست۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کی آزادی کی سالگرہ کی خوشی میں ان قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے۔ جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو اپنی آدھی سزا ختم نہ ہونے کی وجہ سے رہا نہیں کئے گئے تھے۔ ان قیدیوں کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ جو عادی مجرم ہو گئے ہیں یا جن کو قتل۔ زنا اور ڈاکہ کے جرم میں سزا ہوئی ہے جن قیدیوں کو ۱۵ اگست کو چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کے ناموں کا اعلان ۱۵ اگست کو کیا جائے گا۔

سرحدی باشندوں کو دیہات خالی کرنے کا حکم

عثمان آباد کے شمال میں نئے فضائی اڈہ کی تعمیر

شولاپور ۱۰ اگست۔ آصفی علاقہ ناج پر ہندوستانی فوج کے قبضہ سے ضلع عثمان آباد کے آصفی حکام کو احتیاطی اقدامات عمل میں لانے پڑ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ خزانۂ عامرہ اور حضور نظام کے اہم سرکاری کاغذات عثمان آباد سے لاتور میں منتقل کئے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عثمان آباد ڈسٹرکٹ آفیسر نے ایک حکم صادر فرمایا ہے جس میں ہندوستان اور حیدر آباد کی سرحد پر بسنے والے دیہاتیوں سے فوجی وجوہ کی بناء پر دیہات خالی کرنے کیلئے کہا ہے اطلاع ملی ہے کہ عثمان آباد کے شمال میں ایک نیا ہوائی اڈہ بنایا جا رہا ہے

مغربی ملکوں کے نمائندوں نے آج تیسری بار مولوٹوف سے ملاقات کی

ماسکو ۱۰ اگست۔ مغربی ملکوں کے نمائندوں نے آج شام تیسری مرتبہ روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو اپنی اپنی حکومتوں سے تازہ ہدایات مل گئی ہیں۔

یہ نمائندے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ برلن کے جھگڑے کے متعلق چار ملکوں کی کانفرنس ہو جائے۔ اس سلسلے میں انکو نئی ہدایات موصول ہو چکی ہیں۔ پچھلے جمعہ کو مسٹر مولوٹوف اور ان نمائندوں میں جو گفت و شنید ہوئی تھی اسکی اطلاع ان لوگوں نے اپنی اپنی حکومتوں کو دیدی تھی۔ اس کے بعد انکو جو ہدایات لندن واشنگٹن اور پیرس سے ملی ہیں۔ آج صبح اس پر ان نمائندوں نے مشترکہ طور پر صلاح مشورہ کیا ہے۔

رائٹر کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ برلن میں امریکہ کے نائب فوجی کمانڈنٹ نے آج کہا ہے کہ ہفتہ کے روز روسی افسروں نے ریلوے کے حاکموں کو ہدایت دی تھی کہ ان کو پوری طرح تیار رہنا چاہیئے کہ اگر حکم دیا جائے تو وہ فوراً ہیمسٹڈ سے کوئلہ کی گاڑیاں برلن میں پہنچانا شروع کر دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ہیمسٹڈ میں کوئلہ سے لدی ہوئی گاڑیاں کھڑی ہیں اور جیسے ہی انکو حکم ملیگا کہ پابندیاں اٹھا دی گئی ہیں وہ دھڑا دھڑ برلن میں کوئلہ اتارنا شروع کر دینگی۔

ہمیں ضلعوار لبساؤ۔ ہماری برادریاں نہ کاٹو

کیمپوں کے پناہ گزینوں کا ایک جلوس

لاہور ۱۰ جولائی۔ آج باؤلی کیمپ کی مختلف بارکوں اور لاہور کے دیگر کیمپوں کے پانچ ہزار مہاجرین نے حکومت کے خلاف شہر کے بازاروں میں جلوس کی شکل میں پھر کر مظاہرہ کیا۔ اور ہماری برادریاں نہ کاٹو۔ ہمیں ضلعوار لبساؤ کے نعرے لگائے۔ مظاہرین کے ترجمان نے مجھے بتایا کہ ضلعوار آباد کاری والی میٹنگ کے دن ہمارے وزیر اعظم نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ تمہیں بہت جلد ضلعوار ہی آباد کیا جائیگا لیکن آج اس آخری وعدے پر بھی پورا ڈیڑھ مہینہ گزر چلا ہے ہم اسی طرح کیمپوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ اور مسلسل بارش نے ہمارے بال بچوں کی صحتوں پر بہت برا اثر کیا ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

جلسے۔ عہد۔ احتجاجی دُعا اور نوافل کی ادائیگی

مملکت خداداد پاکستان کی پہلی سالگرہ

لاہور ۱۰ اگست۔ مملکت خداداد پاکستان کی پہلی سالگرہ کی تقریب سعید کو نہایت تزک و احتشام سے منانے کے لئے صوبائی مسلم لیگ نے جشن استقلال کے سلسلے میں جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس کے خاص خاص پروگرام یہ ہیں:۔ (۱) تمام مساجد میں اجتماعی طور پر قدوس حق تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اور نوافل میں پاکستان کے بقاء و استحکام اور بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی درازیٔ عمر اور خوشگوار صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جائینگی۔ (۲) جگہ بجگہ پبلک جلسے منعقد کر کے جہاد ملی کی ساری داستان کو دہرایا جائے گا اور اسلامیان پاکستان کو عالی ہمتی۔ بلند اخلاقی۔ استقلال۔ استقامت اور مجاہدانہ زندگی کی تلقین کی جائیگی۔ (۳) اسلامیان پاکستان سے اجتماعی طور پر حلف لیا جائے گا۔ کہ وہ ہر مصیبت میں ہر بلا اور دشوار گزار مرحلے میں مملکت پاکستان کے وفادار رہینگے۔ اور اس عہد وفاداری کو نباہنے میں کسی جانی۔ مالی۔ حالی و قالی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ (۴) اجتماعی طور پر مسلمانان پاکستان عہد کرینگے کہ وہ اپنے فعل و کردار کو سنوار کر پاکستان کو ایک نمونے کی اسلامی ریاست بنانے کی ہر ممکن سعی کرینگے (۵) تمام قومی اور دیگر حکومت کی عمارتوں پر قومی جھنڈے لہرائے جائینگے۔ غربا و مساکین اور خصوصاً مہاجرین کی تالیف قلوب کے طور پر انہیں کھانا۔ شیرینی اور کپڑے تقسیم کئے جائینگے۔ (نامہ نگار خصوصی)

عید کی تقریب پر مجاہدین کشمیر و فلسطین کو بھی یاد رکھا جائے

کراچی میں عربی سفیر السید عبد الحمید الخطیب کی تقریر

کراچی — نامہ نگار الفضل مقیم کراچی سے — ۱۰ اگست

کل شام بمبئی مسلم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسے کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر ہز ایکسیلنسی سید عبد الحمید الخطیب نے کہا۔ ہمیں عید السعید مبارک تقاریب پر اپنے ان مجاہد بھائیوں کو ضرور یاد رکھنا چاہیئے جو کشمیر اور فلسطین میں آزادی کی مقدس جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور انہیں بھی جو ہندوستان اور حیدر آباد میں دشمن کے مظالم کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ظلم سہہ رہے ہیں۔ عربوں کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے السید الخطیب نے کہا مجھے انتہا مسرت ہوتی ہے جب میں پاکستانیوں کے متعلق یہ دیکھتا ہوں کہ اب وہ بیرونی گرفت سے آزاد ہو چکے ہیں آپ نے کہا تقاریب محض خوشی منانے کیلئے ہی نہیں ہوتیں بلکہ ایک دوسرے کے حالات اور تکالیف کو معلوم کرنے کیلئے بھی ہوتی ہیں کہ مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں بھائی بھائی ہیں آخر میں آپ نے ان مہاجرین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے قیام کیلئے سب سے اعلیٰ قربانی ان لوگوں نے کی ہے

زخمیوں میں سے ۳۔ اور چل بسے

لاہور ۱۰ اگست۔ عید الفطر کے روز شاہی مسجد میں خونین حادثہ کے زخمی ہونے والوں میں ۳۔ اور آدمی جو ہسپتال میں زیر علاج تھے جان بحق ہو گئے ہیں کل بیس زخمیوں کو میو ہسپتال پہنچایا گیا تھا ان میں سے ۵ کو تو معمولی مرہم پٹی کر کے رخصت کر دیا گیا اور دو آدمیوں کو دوسرے دن۔ دس مریض جو اس وقت زیر علاج ہیں۔ ان میں سے آٹھ تو خطرے سے باہر ہیں لیکن دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے ان دو میں سے ایک کا نام عبد الحق ہے اور دوسرے کا نام شبیر محمدؐ ہے۔ ان دونوں کے دماغ کو خاص طور پر صدمہ پہنچا ہے۔

ایک نجومی کا پُر اسرار قتل

لاہور ۱۰ اگست۔ سیالکوٹ کی ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ بدھ کی رات کو سیالکوٹ کے بڑے بازار میں ایک مہاجر رمّال محمدؐ الدین نامی اپنے زائچہ خانے میں ہلاک کر دیا گیا۔ پیٹ کا زخم اور اس میں چھرے اس بات کے شاہد تھے کہ نجومی کو پستول سے ہلاک کیا گیا ہے۔

ملحقہ دکانداروں کا کہنا ہے کہ بدھ کی دوپہر کو نجومی کو بازار میں چلتے پھرتے دیکھا گیا جمعرات کی صبح کو ایک عورت اپنی قسمت کا ستارہ پوچھنے کے لئے جو بالا خانے پر چڑھی اور اس نے دریچے میں سے اندر جھانکا تو اسے نجومی فرش پر خون میں لت پت مُردہ دکھائی دیا۔ اس کے جسم میں تعفن پیدا ہو چکا تھا۔

تا حال مستقل طور پر کوئی ملزم کا سراغ نہیں چل سکا۔ پولیس سرگرمی سے مصروف تفتیش ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محمدؐ الدین کے پاس نقد روپیہ کافی تعداد میں تھا اور اسے ہمیشہ پاس ہی رکھتا تھا۔ نجومی محمدؐ الدین بٹالے کا مہاجر تھا (نامہ نگار خصوصی)

آسٹریلوی ہوا باز کے متعلق سوالات

ہندوستان کا پاکستان اور برطانیہ سے نامہ و پیام

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ آج ہندوستان پارلیمان میں آسٹریلوی ہوا باز مسٹر سڈنی کاٹن کی پرواز کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔ یہ بتانا مفاد عامہ کے خلاف ہے کہ ہندوستان نے آسٹریلوی ہوا باز کی کراچی سے حیدر آباد کو براہ راست پرواز کے روکنے کے لئے کیا کاروائی کی ہے۔ انڈین یونین آسٹریلوی ہوا باز کی حرکت کو بہت برا سمجھتی ہے۔ انڈیا گورنمنٹ اس سلسلے میں پاکستان گورنمنٹ اور برطانیہ سے نامہ و پیام کر رہی ہے۔